إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

ترجمہ یوم تاسع از عشرہ کاملہ

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین المتخلق باخلاق اللہ والمتصف باوصاف
اللہ فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی
قدس سرہ العزیز

المسمی بہ

آداب سماع

سنہ ۱۳۱ ہجری

مؤلفہ

ومرتبہ سیدی سندی مخدوم ومکرم حضرت صاحبزادہ سید
محمد قاسم علی کلیمی از احفاد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز

بمطبع احمدی دہلی باہتمام احمد حسن خان
طبع گردید

تقریظ از نتایج فکر جناب فضیلت مآب سید سندی حضرت مولانا و بالفضل اولنا حضرت سید محمد حامد الدین احمد قادری الجیلانی ادام اللہ تعالے افضالہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لواہب العطایا٭ والنعت لشافع البرایا٭ المدح لآلہ الہدایا٭ والوصف لصحبہ السجایا٭ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وبارک وسلم۔ درین اوان ہدایت توامان رسالہ آداب السماع رقمزدہ کلک ہدایت سلک خلیل جلیل وجلیل جمیل خلاصہ دودمان مصطفوی سلالہ خاندان مرتضوی سید محمد قاسم علی کلیمی سجادہ نشین وسادہ حضرت شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ بنظر آمد اگرچہ این بی بضاعت را سرمایہ تفہیم ومادہ ترقیم مفقود است لاکن مضامین بانگینش بران آورد کہ بلا قصد وارادہ در اسم حرفی چند از تحریریۃ بسفینہ قرطاس جلوہ کنان شوند اگر این تحریر را محی سنت پیران عظام خوانم رواست واگر قاطع بدعت عوام کالانعام نویسم بجاست۔ خدائے رحیم بطفیل حبیب کریم خود جامع را شاد وآباد دارد وتحریرش را بزیور قبولیت مزین فرماید وناظرین را توفیق عمل ارزانی فرماید واز قدح ونکتہ چینی اش بازدارد کہ جامع اش در حقیقت از خود چیزے نتراشیدہ است انچہ نگاشتہ است ہمہ از ماحصل قواعد وارشادات پیر اعظم است پس ردّش نہ ردّ جامع است بلکہ انحراف از مرشد اکرم است اللہم احفظنا اللہ بس ماسوے ہوس۔

فقیر حامد الدین احمد حسنی الحسنی القادری

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بے حد خاص اوس خالق کو سزاوار ہے کہ جسنے جملہ کن فیکون سے گروہ گروہ مخلوقات
کو پیدا کر کے ہر ایک کو کل حزب بما لدیہم فرحون سے مسرور کیا اور ہر ایک اہل ایمان کو
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پر مامور فرمایا فاحمدوا و اشکروا
و اتجسموا حزب المصلحین - اور نعت بے عد خاص اوس اشرف الرسل کو لایق ہے
کہ جسنے اپنی تمام عمر عزیز کو ہدایت خلق مین صرف کر کے حضرات اہل بیت اطہار علیہم السلام
کے حق مین الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی و من تخلف عنہا ہلک
اور جناب صحابہائے ہدیٰ رضی اللہ تعالےٰ و رضوانہ اجمعین کے بارہ مین - اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور علماء راہ نما کے مقدمہ مین علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرماکر
امتیونکو مشکور فرمایا - فاتبعوا و صلوا و سلموا علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین - اما بعد
حمد و صلوۃ کے یہہ عاجز تراب اقدام ہر درویش و ولی محمد قاسم علی کلیمی غفرلہ ذنبہ خدمات
اہل اللہ مین عرض پیرا ہے کہ اس زمانہ پر فتن اور روزگار سراپا محن مین بسبب بُعد زمانہ
رسالت و قرب اوان قیامت آئینہ اسلام غرا پر ہر طرف سے باران زنگ حوادث متقاطر
ہے - اور علی الخصوص طایفہ صوفیۂ با صفا تیر باران طعن و اعتراض اکثر اہل زمانہ کا
نشانہ و آماج گاہ ہے اور بعض صاحبان نے جو اپنے کو اس قوم سے شمار کراتے ہین
بخلاف اپنے راہبران و مرشدان کے افراط و تفریط کو دخل دیکر اپنے ہمراہ تمام قوم کو
بلکہ بزرگان ماضیہ کو بہی مطعون کرایا ہے اور خاص کر طریقہ مروجہ حال مجالس سماع
کا طریقہ زمانہ ماضیۂ سے بالکل خلاف ہوگیا ہے اور زیادہ تر یہہ ہی سبب طعن اور
موجب ریش خند کہ وہہ ہوتا ہے چنانچہ قبل ازین بارہا اس عاجز کے دلمین آیا کہ

خدمات حضرتِ صوفیۂ صافیہ مین گذارش کرے کہ اس طرف توجہہ فرماکر زبان اہل طعن کو
مقفل فرمایا جاوے مگر بپاس ادب ہمیشہ قاصر رہا لیکن اِبکی دفعہ جو عرس حضرت
سلطان المشائخ محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز مین حسب دستور فیض اندوز ہوا اور
مجلس سماع اور طریقۂ وجد بعض حضراتِ مذکور دیکھا تو نہایت قلق ہوا کیونکہ ان بناوٹی
حالیونکے وجد وحال کا انداز قابل افسوس تھا اور بجائے اسکے کہ عوام پر حال کا اثر ہو
منکرین کو مہیج خندہ اور عوام کو منتج تکلیف اور خواص کو مایۂ ندم تہا اور خصوصًا بعض حضرا
کا حال تو ایسا پر ملال تہا جسکو بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے غرض کہ یہہ عاجز ایسی
تاسف وتحیر مین تہا کہ بامداد روح پاک حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز ارادہ
ہوا کہ ضرور کچھہ نہ کچھہ اسبارہ مین عرض کرنا چاہیئے بمفحوائے کلام حضرت حافظ شیراز
رحمتہ اللہ علیہ شعر حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس ٭ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید
خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اپنا درد دل کہ غالبًا فلاح دارین پر مبنی ہو گا ظاہر کیجیے۔ ماہران
تصوف پر یہہ بات مخفی نہین ہے کہ ہمارا طریقہ سماع اکابر کے طریقہ سماع سے بالکل
برخلاف ہے۔ نہ وہ مزامیر ہین نہ وہ سماع نہ وہ شرائط ہین نہ وہ آداب نہ وہ حال و
وجد ہے نہ وہ اثر خط نفسانی ومتابعت نفس امارہ کے لیئے نیئے نیئے ایجاد کر لیئے ہین
اگر کسی منصف مزاج نے کبھی کچھہ سوال کیا تو کہدیا کہ ہم اپنے پیر ذنکی سنت ادا کرتے ہین
سبحانک ہذا بہتان عظیم عزیزو بہلا پیران عظام پر کیون اتہام لیتے ہو اور اونکا نام
نامی لیکر عوام کو کیون اونسے بے اعتقاد کرتے ہو دیکھو عشرۂ کاملہ کی نوین فصل مین
حضرت شیخ العالمین شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ جو تمہارے پیر مستند
ہین کیا فرماتے ہین اور اونکا طریقہ کیا تہا اور کیسا مؤثر اور تمہارا وتیرہ کیا ہے اور

مصنوعی حال و وجد والونپر منھہ پھیر کر مسکراتی ہین اور قوال رو در روہے - ایسے
حال کا مآل یہہ ہے کہ بجائے اسکے کہ بہ توفیق سبحانہ تعالےٰ پیرانِ عظام نے بجذب
حقیقی منکرین کو صراطِ مستقیم ارادات پر کہینچا حضرات موصوف کی اثر سے طالبان راہ ہدایت
دلونسے مادۂ طلب بہی ساقط ہوجاتا ہے اور اس فرقہ ہی سے تنفر پیدا ہوتا جاتا ہے
بہ تعمقِ نظر ملاحظہ ہو کہ ہدایت کے عوض ضلالت کس کے سبب ہوئی اور عزت کے
بدلے ذلت کسکو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے شعر
چو از قومے یکے بیدانشی کرد ؛ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ؛ ع بدنام کنندہ نکونامی چند
انہین کا مصداق ہے - ملاحظہ ہو کہ نہایت غور کی جگہ اور بڑی افسوس کا مقام ہے
کہ ایک زمانہ تو ایسا تہا کہ محبّ مولانا محمد فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ اندرون آستانہ حضور
سلطان المشایخ محبوب الٰہی قدس سرہٗ بپاس ادب تشریف نہین لیجاتے تہے اور اب
بعض بعض صاحب ارشاد حضور کے لبِ دری سے پشت لگاکر چار زانو بیٹہتے ہین اور
بجائے مراقبہ لیٹ کر مریدین سے پٹی چپی کرواتے ہین ع ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا
شعر از خدا جوئیم توفیق ادب ؛ بے ادب محروم شد از فضل رب ؛ باقی رہا علم
ظاہری اس سے تو اب اکثر فقرا کو اتنا بہی مذاق نہین کہ اگر کسی شیخ کا کوئی رسالہ اردو
مین ترجمہ کیا ہوا انکو لاکر دے تو اوسے پڑھ سکین اور نفس امارہ بہلا اتنی اجازت
کب دیتا ہے کہ مریدین ہی سے کہین کہ تم پڑھکر سمجہا دو - ہیہات ہیہات کیا انقلاب
ہے اور کیسا وقت آگیا ہے ایک وہ زمانہ تہا کہ پیران عظام عربی زبان مین بلا تامل
کتابین تصنیف فرماتے تہے اور ایک یہہ وقت ہے کہ اونکا اردو ترجمہ پڑہنا بہی
مشکل مگر ماشاء اللہ پیر ہین اگرچہ ایسے صاحبونکو میرا کلام بفحوای الحق مرّ زہر سے زیادہ

تلخ معلوم ہوگا مگر جسوقت بہ انصاف اسپر غور فرمائینگے تو بلاشبہ شہد سے
زیادہ شیرینی بخشیگا ع گرچہ تلخ است ولیکن بر شیرین دارد۔ اور عام
طالبونکو یہہ بات بخوبی واضح رہے کہ کس وناکس کے ہاتھہ میں ہاتھہ دیکے دہوکے
اور دنیا اور آخرت کے لوٹے مین نہ پڑین جب تک کہ وہ علامتین جو کملا نے
اپنی کتابون مین پیر کامل کی لکھی ہین نہ دیکھہ لین تب تک بیعت نکرین
اس باب مین حضرت مولانا ے روم قدس سرہ کیا خوب فرما گئے ہین ؎
اے بسا ابلیس آدم روئی ہست ٭ پس بہر دستے نہ باید داد دست ٭ چونکہ
حضرت امام حجت الاسلام ابو حامد امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی
تصنیفات مین حدیث شریف طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ کے بیان
مین تحریر فرمایا ہے کہ حصول علم اوس شئے کا کہ جس شئے مین آدمی مشغول ہونا چاہے
فرض ہے اور یہان بیان سماع و وجد وغیرہ کا ہے لہذا اب مین رسالۂ عشرۂ
کاملۂ مذکور کی یوم تاسع کا ترجمہ (اس سبب سے کہ اکثر اہل سماع اسی خاندان
کے خوان کے ریزہ چین ہین اور یہہ عاجز بہی حضرت کے ادنےٰ غلامان مین
سے ہے) کرکے پیش کش ناظرین کرتا ہون اور اس قدر عرض کرتا ہون
کہ جن صاحبان کو شوق وطلب سماع وغیرہ ہے اونکو حسب فرمودہ امام
حجت الاسلام پر عمل کرنا فرض ہے۔ وباللہ التوفیق اللہم ارحم امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم واہدیہم الی صراط المستقیم بحرمت طٰہٰ ویٰسین آمین
یارب العالمین۔

یا مارنا پیٹنا ہے یا اوسے قتل کرنا ہے۔ اور اس صورت مین وہ جانتا ہے کہ
کہ طلاق سے باہم جدائی اور علیحدگی ہو جاتی ہے اور تھپڑکی تکلیف مار دھاڑ سے
کم ہوتی ہے اور اسی طرح مار کوٹائی قتل سے کم ہے۔ لیکن وہ ان فعلونکے
سرزد ہونمین بے قابو ہوتا ہے۔ یہی حال وجد والے کا بھی سمجھو کہ وہ اپنی حرکات
وسکنات مین بےبس ہوتا ہے باوجودیکہ اسکو قوال کے کلام سمجھتے اور اپنے کپڑے
لتے سمیٹنے اور دینی کا ہوش ہوتا ہے۔ اور بعضون نے جو یہہ کہا ہے کہ اختیار
نہونا بھی تو شعور ہی ہے یہہ کچھہ نہین ہے۔ اور پہلی صورت کی مثال شرابی
کی سی ہے کہ وہ بے اختیار بھی ہوتا ہے اور بے خبر بھی اور لوگونکی سیہ دل اور
کور باطن اور سخت کہنے کے خوف سے قصداً وجد نکرے اور جب اپنے
دلکو دیکھے کہ گانے مین دل نہین لگتا تو فوراً مجلس کے باہر چلا جاوے
اور اپنے وقت عزیز کا خون ناحق نکرے کیونکہ جو کچھہ کہ یہہ بعد اسکے سنیگا وہ
حرام ہے۔ چھٹے صوفی پر جب وجد کا غلبہ ہو اور یہہ سبقت کرے اور کھڑا ہو تو
کل حاضرین مجلس اسکی ساتھہ تعظیم و بزرگی کے لیئے کھڑے ہون اور انہین سے
بعضے اسطرح اسکی نگرانی نکرین کہ اسکے ہاتھہ پیرونکو پکڑین بلکہ ڈھیلا چھوڑ دین
مگر اتنا ضرور خیال رکھین کہ اسکے کہین چوٹ نہ آجاوے مگر تسکین ہو تو مجلس
مین ایک طرف لٹا دیا جاوے اور خیال رکھین کہ اسکا بدن خلاف شرع نہ
کھلنے پاوے اور اگر وہ اس حالت مین کسی ایسی بیت یا رباعی یا مصرع کی
تکرار کے لیئے کہے جو جلانیوالے حاضرین کو مرغوب نہو تو اوسکو انپر ترجیح دیجائے
اور بہتر یہہ ہے کہ قوال جس مصرع و بیت پر صوفی کے دلکو حرکت اور شوق

تواجد کا بیان

قصدًا وجد کرنا تاکہ اللہ تعالےٰ کی نعمتین اور اوسکے شواہد دلین نمایان ہون اور آرزوئین حاصل ہون اور تمنائین برآئین اور عارفونکی برابر اپنا مرتبہ سمجھنیمون پر ظاہر ہو یہہ بیشک قطعًا حرام ہے اور خالص خطرہ ہے اور بعض مشائخ کے نزدیک تواجد اوس چیز کی ظاہر کرنیکو کہتے ہین جو باطن مین حاصل ہو لیس جو اسپر قوی ہوجاوے اور جمارہے یعنے ضبط کرے وہ تسکین پایگا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ تقشعر جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ یعنی بال کہڑے ہوتے ہین اس سے کہال پر ان لوگونکے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین پہر اونکے چمڑے اور دل اللہ تعالےٰ کی یاد کیطرف نرم ہوجاتے ہین۔ ہمنے اس مقام کو اپنے ایک خط مین جو مولوی عبدالرشید کو لکھا تھا بہت طوالت وبسط کے ساتھہ بیان کیا ہے یہہ مختصر اس سے زیادہ بیان کی طاقت نہین رکھتا۔

غلبہ کا بیان

جس سے سبب کا ملاحظہ اور ادب کی رعایت نہین ہوتی اوس سے ظہور مین آتا ہے اور وہ بسا اوقات ایسی طرف چلا جاتا ہے کہ جو اسکی حال سے واقف نہین ہوتا وہ اسکا انکار کر بیٹہتا ہے اور جب صاحب غلبہ کو تسکین ہوتی ہے تو غلبہ اوسے اوسکی پہلی حالت پر پہیر لاتا ہے اور اکثر اسکا منشا خوف ہیبت یا جلال یا حیا ہوتی ہے۔

رقص کا بیان

پھرنا اور گرد پھرنا اور اشارہ دن اور گردن سمیت ہاتھ ہلانے اور تال وسم وغیرہ کے وقت راگ کے قاعدونکے مطابق پیرونکا اوٹھانا اور جنبش دینا اسکی شریعت اور طریقت مین کہین کچھ اصل نہین ہے مگر البتہ غلبہ کے وقت دلکو حرکت اور جنبش اور ہاتھ پیرونکو بیقراری و اضطراری ہوتی ہے اور اسے اصطلاح مین رقص نہین کہتے ہین اور جو اسے رقص کہے اوسکو چاہیے کہ وہ اپنا گھر لہو مین بنالے۔

ولولہ کا بیان

جسکی طرف شارع نے شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام کیا اوسکے حسن کو دیکھنا جیسے غیر عورتین اور امردلڑکے یہہ بالاتفاق ممنوع ہے اور یہہ جو مشایخ سے کبھی ایسا وقوع مین آیا ہے تو اسی سبب انپر طعن کیا گیا ہے اور اس باب مین بہت سے حکایات جو مخفی نہین مشہور ہین۔ اور میرے نزدیک راضی ہو اللہ تعالےٰ انسے جن مشایخ سے ایسا سرزد ہوا ہے وہ دو حال سے خالی نہین یا ابتدا مین ہوگا یا انتہا مین اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے اول کی وجہ تو یہہ ہے کہ مرشد طبیب حاذق کی مانند ہوتا ہے جو چیز مرید کے حق مین نافع ہوتی ہے وہی اوسکے واسطہ تجویز کرتا ہے اور یہہ تو معلوم ہی ہے کہ محبت ایک معنوی امر ہے پس اس سبب سے پیر کامل پہلے محبوب کی لذت دریافت کرنیکی طرف اسی لگاتا ہے کیونکہ وہ امور جو اس ظاہر سے متعلق ہین ظہور و اشاعت مین بہ نسبت اون کامون کے جو باطن سے علاقہ رکھتے ہین بہت زیادہ ہین اور چونکہ اوسبحانہ تعالےٰ دریافت ہونے سے بلند ہے بحکم ولا یدرکہ الابصار وھو اللطیف الخبیر یعنی وہ حکم کرتا ہے

اور اوسے آنکھین نہین دیکھتین اور وہی مہربان اور خبردار ہے - لہذا اگر
امیدوارونکے دل اوسکی محبت کی تاثیر باوجود اونکے کثافتون اور بلاکتون کے
جو انمین موجود ہین حاصل کرین تو بسبب مبدا اول ہی کے دور ہونیکے وہ
آلائشین اوسے روکینگے اور اس سے دور بھاگنے کی مددگار ہونگے اسلیئے مرشد
برحق پہلے عاشق و شیفتہ ہونیکا اسے حکم دیتا ہے اگرچہ یہہ امر اسکے اختیار تو نہین
مگر بیشک تقلید کبھی حق کی مشابہت کیطرف بھی کھینچتی ہے پس اس سے
اسکو یہہ بات حاصل ہوجاتی ہے کہ مین ایک عاجز اور فروتن اور ذلیل و
متواضع ہون اور غرور و تکبر و نخوت سے بالکل نیست و نابود ہو کر برائیون سے
خالی اور بھلائیون سے مالامال ہوجاتا ہے پھر اوسوقت پیر طریقت اسکو مقصود
اعلی اور مطلوب افضل کی طرف جو جل شانہ تعالے ہے اوسے کھینچ لیتا ہے
میرے اوستاد نے (اللہ تعالے اونکی برکتین ہمیشہ رکھے) شیخ برہانپوری
قدس سرہ سے سوال کیا کہ آجکل شیخونکو کیا ہوگیا ہے کہ وہ مریدونکو پہلے
دعائین اور وظائف بتاکر اونکی عمر انکو صرف کرا دیتے ہین اور اس بات کا
کچھہ لحاظ و پروا نہین کرتے - پس اونہون نے جواب دیا کہ جب وہ انہین جذب
کے سہار نیکی طاقت نہین دیکھتے تو انہین مشقت و ریاضت کا حکم دیتے
ہین تاکہ انہین تصفیہ حاصل ہوجاوے بعد اسکے انہین ادہر کھینچتے ہین اور
آخر مین کبھی ایسا اتفاق اسلیئے ہوجاتا ہے کہ صوفی جب حق سبحانہ تعالے
کی تجلی ذاتی یا صفاتی یا اسمائی کے ہونے پر تیار و آمادہ ہوجاتا ہے
تو اللہ تعالے پہلے اسپر عورتون اور امردونکی صورت مین تجلی فرماتا ہے

اور یہہ تجلی چکاچوند کرنیوالی بجلی کے مانند ہوتی ہے پس وہ ان صورتون
کے دیکھتے ہی وہی لذت اور حظ اوٹھاتا ہے جیسے اسوقت اسے میسر
ہوتا ہے اور بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ وہ تجلی کامل افراد واشخاص
کے لیئے برق خاطف کے مانند ہوتی ہے — اور یہہ بہی اچھی طرح سمجھہ لو
کہ مذہب توحید و تحقیق مین کامل اوسے کہتے ہین جو آنکہ سے جمال
مطلق کو ظہور کونی اور حسّی مین اسطرح دیکھے [illegible] اوسکا جمال مظہر روحانی
ومعنوی مین بصیرت سے دیکھتا ہے کیونکہ [illegible] گار کے جمال بالکمال
کی دو حیثیتین ہین ایک اطلاق دوسرے [illegible] اول تو وہی جمال ذاتی ہو
یعنے جمال مطلق جیسے عارف فنا فی اللہ مین دیکہتا ہے اور دوسرا
وہ جمال تنزلی ہے جو مظاہر جسمیہ یا روحانیہ مین مشاہدہ ہوتا ہے
پس عارف تو اوس جمال کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ یہہ تعالے شانہ
کا جمال ہے کہ جو مظہر حسّی یا روحی مین جلوہ افروز ہے - اور جو عارف
نہین ہے وہ اس جمال کو جو چیز کہ اوسے سامہنے دیکھائی دیتی ہے
اسکا ہی تصور کرتا ہے - اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین اور اوس صورت
مین بڑا فرق ہے - پس اول تو عشق اور عبادت ہے اور دوسرا فسق
اور کم فہمی اور مشایخ کا انکے حق مین طعن کرنا مجہولونکی اصلاح حال اور
اس غرض سے ہے کہ اس امر کو وہ اپنا دستور نہ ٹہرالین اور طریق واضح
اوپنسے چہپ نجاوے - اور مینے اس مقام کی تحقیق مولوی عبد الرشید

دیکھو مکتوبات کلیمی مطبوعہ مطبع یوسفی لسنہ ۱۳۰۱ ہجریہ صفحہ ۹۶ مکتوب صد و دہم ۱۲

کے ایک خط مین بہت اچھی طرح کی ہے - اور حق یہہ ہے کہ ظاہر صورت کو اختیار کرنا اور اس سے علاقہ پیدا کرنا اہل باطن کیواسطے تو جایز ہے مگر ہان اسیر جم جانا اور اوسمین آخر عمر تک مستغرق رہنا یہہ فقرا کے نزدیک درست نہین ہے کیونکہ یہہ کمال نقصان ہے اور نہ کسی سے اسطرح کی روایت آجتک پائی گئی بلکہ اس ورطہ سے گذر جانا ہی مقصود ہے اور اس سے خلاصی ہی خوب ہے فقط

الحمد للہ تعالےٰ یہہ چند سطر ماہ ذالحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجریہ مین تمام ہوئین فقط ۔

تمت

قطعہ تاریخ

قطعہ تاریخ من نتایج طبع وقاد حضرت قبلہ و کعبہ مولانا بالفضل اولانا مولوی محمد ذوالفقار حسین صاحب متخلص بہ غنی مدرس دویم ایمہ سکول دہلی دام فیوضہم

قاسم علی - کلیمی - لقب نور دیدہ ام
مردان حال و قال نمانند در جہان
زنہار زین گروہ جہالت شعار نیست
توفیق نیک باد بہ ارباب صوفیہ
خوانند صد کتاب ز حکمت مگر چہ سود

حقا رسالۂ تو سراسر کرامت است
باقی اگر کس است بہ کنج قناعت است
مصنوعی وجد ہا کہ کنند این شرارت است
زین سان چو وجد و حال نبودا باحت است
کافی برائے اہل نظر یک اشارت است

این نسخہ بدیع کہ بنمودہ رقم
۱۳۰۴ھ
سالش غنی بگفت کتاب ہدایت است

تمت تمام شد

الحمد اللہ والمنت کہ این رسالہ آداب [illegible] مولفہ ومرتبہ سیدی
سندی مخدومی مکرمی حضرت صاحبزادہ سید
محمد قاسم علی کلیمی از احفاد حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
در مطبع احمدی دہلی باہتمام احمد حسن خان
طبع گردیدہ مقبول جہان
شد